مثنوی

زہر عشق

و

خنجر عشق

مصنفہ نواب مرزا صاحب شوق لکھنوی مرحوم و مغفور

مطبوعہ شمس المطابع عثمان گنج حیدرآباد دکن

مثنوی زہر عشق

مثنوی بحر عشق

مصنفہ جناب نواب مرزا صاحب شوق لکھنوی مرحوم و مغفور

مطبوعہ شمس المطابع عثمان گنج حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لکھہ قلم سے پہلے حمد رب ودود ؛ کہ ہر ایک جا پہ ہے وہی موجود

ذات معبود جاودانی ہے باقی جو کچھہ کہ ہے وہ فانی ہے

ہمسر اوس کا نہین ندیم نہین سب ہین حادث کوئی قدیم نہین

مدح احمد زبان پہ کیونکر آئے بحر کوزے مین کسطرح سے سمائے

ذات احمد کو کوئی کیا جانے یا علیؑ جانے یا خدا جانے

مدح حیدر مین کھولے جو دہن اس سے آگے نہین ہے جائے سخن

کون حیدر کا مرتبہ سمجھا کوئی بندہ کوئی خدا سمجھا

ہے بنا جب سے گلشن ایجاد ہوئی ہر شے ہر ایک کو امداد

رنگ خوبی عطا کیا گل کو ؛ نالہ درد بخشا بلبل کو ؛

ماہ کو نور لطف ہالے کو ؛ چشم نرگس کو داغ لالے کو

راستی کی عطا صنوبر کو ؛ پیچ سنبل کو آب گوہر کو

سختی ساری بتوں کے دل مین دی الفت انسان کے آب و گل مین دی

عشق سے کون ہے بشر خالی کر دئے جسنے گھر کے گھر خالی

پڑتے ہین اسمین جان کے لالے
ڈالتا ہے جگر مین تبخالے

جو کہ واقف تہے سب قرینون سے
خاک چہنوائی اُن حسینون سے

اس سے امید رکھنا ہے بیجا
سہائی مجنون سے کیا سلوک کیا

منہ سے کرنے نہ دی فغان اسنے
مارے چُن چُن کے نوجوان اسنے

اس سے جس نے ذرا تپاک کیا
سب سے پہلے اوسے ہلاک کیا

آتش ہجر سے جلاتا ہے
آگ پانی مین یہ لگاتا ہے

مار ڈالا تماش بینون کو
زہر کہلوا دیا حسینون کو

بس ہین ڈالے نہ کبریا اسکے
رحم دل مین نہین ذرا اسکے

آغاز داستان

ایک قصہ عجیب لکھتا ہون
داستان غریب لکھتا ہون

تازہ اسطرح کی حکایت ہے
سُننے والونکو جس سے حیرت ہے

جس محلہ مین تہا ہمارا گھر
وہین رہتا تھا ایک سوداگر

مرد اشراف صاحب دولت
تاجرون مین کمال ذی عزت

غم نہ تہا کچھ فراغ بالی سے
تہا بہت خاندان عالی سے

ایک دختر تہی اُس کی ماہ جبین
شادی اُسکی نہین ہوئی تہی کہین

ثانی رکہتی نہ تہی وہ صورت مین
غیرت حور تہی حقیقت مین

سبز نخل گل جوانی تہا
حسن یوسف خط کیانی تہا

اس سن و سال پر کمال خلیق
چال ڈہال انتہا کی نستعلیق

چشم بد دور وہ حسین آنکہین
رشک چشم غزال چین آنکہین

تہا جو مان باپ کو نظر کا ڈر
آنکہین بہر کر نہ دیکہتے تہے ادہر

تھی زمانہ مین بے عدیل و نظیر — خوش گلو خوش بیان خوش تقریر
تھا نہ اوس شہر مین جواب اسکا — حسن لاکھون مین انتخاب اسکا
شعر گوئی سے ذوق رہتا تھا — لکھنے پڑہنے کا شوق رہتا تھا
رخ گیسو کی لہر آفت تھی — جو ادا اوسکی تھی قیامت تھی
تھا یہ اوس گل کا جامہ زیب بدن — سادی پوشاک مین تھے سو جوبن
سارا گھر اوسپہ رہتا تھا قربان — روح گر مان کی تھی تو باپ کی جان
نور آنکھوں کا دلکا چین تھی وہ — راحت جان والدین تھی وہ
ایک دن چرخ پر جو ابر آیا — کچھ اندھیرا سا ہر طرف چھایا
تھم گیا جب برس کے وہ بادل — قوس تب آسمان پہ آئی نکل
دل میرا بیٹھے بیٹھے گھبرایا — سیر کرنے کو بام پر آیا
خفقان دل کا جو سنبھلنے لگا — ایسطرف اوسطرف سے ٹہلنے لگا
دیکھا اک سمت جو اوٹھا کے نظر — سامنے تھی وہ دختر سوداگر
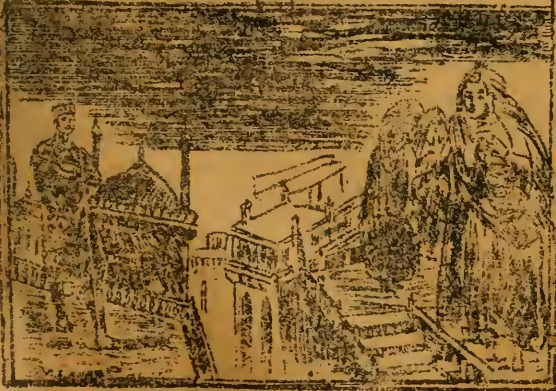
ساتھ ہمجولیان بھی ہین دو چار — دیکھتی ہین وہ آسمان کی بہار
بام سے کچھ اترتی جاتی ہین — چہلین آپسمین کرتی جاتی ہین
رہ گئی جب اکیلی وہ گلرو :: — نگران سمیر کو ہوئی سر سو
ہوئی سیری جو اسکی پیار نگاہ — منہ سے بیساختہ نکل گئی آہ
حال دل کا کہا نہین جاتا — خوب سنبھلا نہین غش آجاتا
تھوا گو کلام فیسا ہین :: — روح قالب مین ہو گئی بیچین
تیر الفت جو تھا لگا کاری — اشک بیساختہ ہوئے جاری
سامنے وہ کھڑی تھی ماہ منیر — چپ کھڑا تھا مین صورت تصویر
تاب نظارہ اتنی لا نہ سکا :: — کہ اشارے سے بھی بلا نہ سکا
دیکھتا اوسکو بار بار تھا مین — محو حسن جمال یار تھا مین
گو مین رہ رکے ہوئے ہزار ربا — دل پہ لیکن نہ اختیار رہا
اسی صورت سے ہو گئی جب شام — لائی پاس اُنکے اک کنیز پیام
بیٹھی ناحق بھی ہو لین کھاتی ہین — امان جان آپکی بلاتی ہین ::
گیسو رُخ پر ہوا سے ہلتے ہین — چلئے اب دونون وقت ملتے ہین
سنکے لونڈی کے منھ سے یہ پیغام — گئی کوٹھے کے نیچے وہ گلفام
اوس کا جلوہ نہ جب نظر آیا — مین بھی روتا ہوا اوتر آیا
شام سے پھر سحر کی مر مر کے — شب کاٹی خدا خدا کر کے
پڑ گیا غم سے دل مین اک ناسور — یہی اُسدن سے پڑ گیا دستور
دن مین سو بار بام پر جانا — دیکھنا بھالنا سے چلے آنا ::

جب نہ دیکھا دہان پہ وہ گلرد
لاکھ چاہا نہ ہو سکا دل سخت
گذرے کچھ دن یہ رنج کے مارے
ہو گئی پھر تو ایسی حالت زار
دل کو تھی غم سے خود فراموشی
نہ رہا دل کو ضبط کا یارا ؞
رنج لا کھوں طرح کا سہتے تھے
ہجر سے غیر ہو گئی حالت ؞
ہوا حیران اپنا بیگانہ ؞ ؞
دیکھا ماں باپ نے جو یہ انداز
پوچھا مجھ سے یہ کیا ہے حال ترا

فرط غم سے نکل پڑے آنسو
پے تسکین ہوئی یہ آمد و رفت
زرد رخسار ہو گئے سارے
جیسے برسوں کا ہو کوئی بیمار ؞
لگ گئی لب پہ مہر خاموشی
سر جہاں پایا دہر سے دے مارا
لب تھے خاموش اشک بہتے تھے
غم سے بالکل بدل گئی صورت
جس نے دیکھا مجھے نہ پہچانا
روح قالب سے کر گئی پرواز
کس طرف ہے بندھا خیال ترا

سچ بتا دے کہ دلربا کس کا ہے
وہ حسین کم سن جوان کس کا ہے

رنج کس شعلہ رو کا کھاتے ہو
شمع کی طرح پگھلے جاتے ہو

زرد چہرہ ہے ارغوان کی طرح
ٹکڑے پوشاک ہے کتان کی طرح

کونسی ماہ رو پہ مرتے ہو ::
سچ کہو کسکو پیار کرتے ہو

یہ کہو مہ جبین ملا ہے کون ::
تمکو ایسا حسین ملا ہے کون ::

کھاتے ہو پیتے ہو نہ سوتے ہو
روز اٹھ اٹھ کے شبکو روتے ہو

نہین معلوم کون ہے وہ جمال
کردیا میرے لال کا یہ حال ::

میرے بچے کی جو کڑھا ئے جان
ساتت بار اوسکو مین کرون قربان

اللہ آمین سے ہم تو یون پالین
آپ آفت مین دلکو یون ڈالین

تیرے پیچھے کی تلخ یون اوقات
دنکو دن سمجھے اور نہ راتکو رات

پالا کس کس طرح تمہین جانی ::
کون منت تھی جو نہین مانی

روشنی مسجدون مین کرتے تھے
جا کے درگاہ جھولی بھرتے تھے

اب جو نام خدا جوان ہوئے
ایسے مختار میری جان ہوئے

ہان میان سچ ہے یہ خدا کی شان
تم کرو جان بوجھ کر ہلکان

ہمتو یون پھونک پھونک رکہین قدم
آپ دیتے پھرین ہر ایک پر دم

ہم یہان رنج و غم مین روتے ہین
آپ عمر و نبہ جان کہوتے ہین

یون مٹاؤگے جان کر ہمکو
تھی نہ اس روز کی خبر ہمکو

دیکھتی ہون جو تیرا حال زبون
خشک ہوتا ہے میرے جسم کا خون

یون تو برباد تو شباب نہ کر
مٹی ماں باپ کی خراب نہ کر

کچھ تو کہہ ہم سے اپنے قلب کا حال
دل ہوا شیفتہ ترا کس کا ٭

کیسا دو دن مین جی نڈھال ہوا
آئینہ تو اٹھا کے دیکھ ذرا ٭

سدھ نہ کھانیکی ہے نہ پینے کی
کسکی الفت مین ہے یہ حال کیا

دلپہ گذرا ہے کیا ملال تو کہہ
یون ہی گر ہو گیا تو سودائی

ایسے دیوانے سے بہ‍ڑ لیگا کون
کر دیا کس نے ایسا آوارہ ٭

آہ گئے تو یہ نہ تھا ترا دستور
میرے تو دیکھکر گئے اوسان

باتین یہ والدین کی سنکر ٭
شرم کے مارے منہ کو ڈھانپ لیا

گذرا یان تک تو یہ ہمارا حال
ہمین تو کھائے ہوئے تھا عشق کا نیم

چھلکے آنکھون کے دونون پیمانے
آتش عشق سے اٹھا جو دھوان

گوش فریاد قلب سننے لگے

کس کا بہایا ہے تجکو حسن و جمال
سچ بتا ہے فریفتہ کس کا

وائی بندی کا کیا یہ حال ہوا
سٹ گیا دہی دئیں منہ کیسا

کونسی پھر امید جینے کی ٭
کچھ نہ ماں باپ کا خیال کیا

منہ سے نا شدنی اپنا حال تو کہہ
دور ہو تجکی اس کی رسوائی

شادی اور بیاہ پھر کریگا کون
کر نہین بنتا اب کوئی چارہ

کس سے سیکھا تو اس طرح کے امور
لیلی مجنون کے تو نے کاٹے کان

اور اک قلب پر لگا نشتر
کچھ نہ ماں باپ کو جواب دیا

اب بیان اونکا ہوتا ہے احوال
پر ہوئی اسکے دل پہ بھی تاثیر

دل لگا آپ ہی آپ گھبرانے
باتون باتون مین بڑھ گیا خفقان

خود بخود ہاتھ پاؤن دہنے لگے

غم دل کو آگیا جو پسند
سونار الون کا ہو گیا گوسفند

ج الفت اسے ڈبونے لگی
ایک الجھن سی دلکو ہونے لگی

ٹنے طاقت لگی جو روز بروز
آتش ہجر ہو گئی دل سوز

غ جو جون جگر کے جلتے تھے
اشک گرم آنکھوں سے نکلتے تھے

یم نالے تھے لب پہ آہِ سرد
دل مین ہوتا تھا میٹھا میٹھا درد

ن تڑپتا تھا اسکے سینہ مین دل
جس طرح لوٹے طائر بسمل

ہو گئی جب کمال حالتِ زار
غب کو رہنے لگا اسے ہی بخار

سیج ہے کسطرح جی اداس نہو
کوئی ہمراز بھی جو پاس نہ ہو

نہ رکا اوسکے رو کے سے دلِ زار
جی میں باقی رہا نہ صبر و قرار

لکھنے پڑھنے سے تھا جو اسکو ذوق
سوچکر دلمیں اک لکھا خط شوق

بھیجا وہ مجھ کو بے خطر نامہ
ڈر سے لکھا مگر نہ سر نامہ

یک ماما نے آکے چپکے سے
خط دیا انکا ہاتھ میں میرے

کھولکر میں نے جو اُسے دیکھا ۔ کچھہ عجب درد سے یہ لکھا تھا

نامہ نازنین دختر سوداگر

ہو یہ معلوم تمکو بعد سلام ۔ غمِ فرقت سے دل ہے بے آرام
اپنے کوٹھے پہ تو نہیں آتا ۔ دل ہمارا بہت ہے گھبراتا
شکل دکھلا دے کبریا کے لئے ۔ بام پر آ ذرا خدا کے لئے
اس محبت پہ ہو خدا کی مار ۔ جسنے یوں کردیا مجھے ناچار
سارے الفت نے کھو دئے اوسان ۔ ورنہ یہ لکھتی میں خدا کی شان
اب کوئی اسمیں کیا دلیل کرے ۔ جسکو چاہے خدا ذلیل کرے

جواب نامہ عاشق

پڑھکے مینے لکھا یہ اونکو جواب ۔ کیا کہوں تمکو اپنا حال خراب
بنگئی یان تو جان پر میری ۔ خوب لی آپ نے خبر میری
ہجر میں مر کے زندگانی کی ۔ اب بھی پوچھا تو مہربانی کی
جب سے دیکھا ہے آپکا دیدار ۔ دل سے جاتا رہا ہے صبر و قرار

روز تپ سے بخار رہتا ہے — سر پہ اک جن سوار رہتا ہے

تیرے قدموں کی ہوں قسم کھاتا — ہوش دو دو پہر نہین آتا

پوچھتا ہے جو کوئی آکر حال — اور ہوتا ہے میرے دلکو ملال

کہوں کس سے کہانی کو — آگ لگ جائے اس جوانی کو

ہو گئی ہے کچھ ایسی طاقت طاق — اٹھہ نہین سکتا بار رنج و فراق

سے ملکے پانی پیا نہین جاتا — ورنہ حکم آپکا بجا لاتا

پاتا طاقت جو طالب دیدار — بام پر آپ آتا سو سو بار

پہونچا جو قسمت سے ترا مکتوب — زندگی کا بندہا ہے کچھ اسلوب

رنج راحت سے گر بدلجائے — کیا عجب ہے جو دل سنبہل جائے

شتقدمی جو تمنے کی مرے ساتھ — اسمین ذلت کی کونسی ہے بات

نہین کچھ اسمین آپکا ہے قصور — میری الفت کا یہ اثر ہے ضرور

عشق کا ہے اثر مرے واللہ — ورنہ تم لکھتین یہہ معاذاللہ

تم تو وہ لوگ ہوتے ہو جلاد — نہین سنتے کوئی کرے فریاد

ہو جائے کسی کا حال برا — کوئی مرجائے تم کو کیا پروا

نہین ممکن تمہارا بل جائے — دم ابھی عاشق کا گر نکل جائے

ب مین لکھتا ہوں آپکو یہ حضور — وصل کی فکر جائیے ہے ضرور

اسمین غفلت کی تونے گرایا ہ — حال ہوگا میرا کمال تباہ

ہے ہجر سے میری حالت — غم اٹھانیکی اب نہین طاقت

پر آفت عجیب آئی ہے — جان بچ جائے تو خدائی ہے

جان کو کس گھڑی قرار آیا
عشق نے دم لیا بخار آیا

پلش دل سے گر گیا ہوشیار
دہم اٹنے لگے ہزار ہزار

دلکی وحشت نے گر کیا کچھ جوش
وہ بھی جاتے رہے جو آئے تھے ہوش

آشنا دوست آگئے جو کبھو
سب نے دیکھا نکل پڑے آنسو

درد پہلو کچھ ایسا سر میں ہے
حرکت تک بھی دست غیر میں ہے

جھوٹ سمجھیں اسے حضور نہیں
جان جاتی رہے تو دور نہیں

مرگئے ہم تو رنجِ فرقت سے
پر خبر کی نہ اپنی حالت سے

اب جو بھیجی یہ آپ نے تحریر
ہے یہ لازم کہ وہ کرو تدبیر

سختیاں ہجر کی بدل جائیں
دلکی سب حسرتیں نکلجائیں

سو یکے خط میں نے یہ کہا اُس سے
جلد اسکا جواب لا اُس سے

پہنچا جب اُس تلک مرا مکتوب
ہنسکے بولی کہ واہ وا کیا خوب

جواب مطلوبہ دختر سوداگر

پھر کیا یہ جواب مین تحریر
کچھہ قضا تو نہین سے ہے دامنگیر

ذکر ان باتون کا یہان کیا تھا
چھیڑنے کو ترے یہ لکھا تھا

ایسی باتین تھین کب یہان منظور
تھا فقط تیرا امتحان منظور

یہ تو لکھے تھے سب ہنسی کے کلام
ورنہ ان باتون سے مجھے کیا کام

مجکو ایسی تھی کیا تیری پروا
بام پر تو بلا سے آکہ نہ آ

بات تھی یہ کمال عقل سے دور
جھوٹ لکھنے پہ ہوگئے مغرور

تم پہ مین مرتی کیا قیامت تھی
کیا مرے دشمنون کی حالت تھی

میری جانب سے یہ گمان کیا خوب
جھوٹ جم جم ہے بہت مرغوب

یہ نہ سمجھا کہ ماجرا کیا ہے
کالا دانا ذرا اتر والو ∴
یون بھی کوئی کسیکو لکھتا ہے
رائی نون اس سمجھہ پہ کر ڈالو

تجھپہ مرتے بھی گر میرے بدخواہ
جان پاپوش سے نکل جاتی
یون نہ لکھتے کبھی معاذ اللہ
پر طبیعت نہ یون بدل جاتی

ایسی باتو نہین ہوتا ہے بدنام
رنج آجاتا ہے اسی کد سے
اب نہ لکھیئے گا اسطرح کے کلام
نہ بڑھے آدمی کبھی حد سے

کیا سمجھکر لکھا تھا یہ مضمون
جی مین ٹھانی ہے کیا بتاؤ تو
اچھی ہوتی نہین ہے اتنی بدظن
خانگی کسبی کوئی سمجھے ہو ∴

مالزادی یہان نہین کوئی
دیکھہ تحریر فعل لائے آپ
جو کرے تم سے گر زبان کوئی
خوب جلدی ہی مزے مین آئے آپ

طالب وصل جو ہوئے ہم سے
رہی کچھہ روز تو یہی تحریر ∴
ہیگا سادہ مزاج ہم تم سے
پھر موافق ہوئی میری تقدیر

ہوئے اس سے وصال کے اقرار
جو کہا تھا ادا کیا اوس نے
اوٹھگئی درمیان سے سب تکرار
وعدہ ایک دن وفا کیا اوس نے

رات بھر میرے گھر مین رہکے گئی
بات اسدم کی یاد رکھیئے گا ∴
صبح کے وقت پھر یہ کہکے گئی
ایکدن وہ مزا بھی چکھیئے گا

بگڑے گی جب نہ کچھہ بن آئیگی
آپکے پیچھے جان جائیگی
پیار کرتی جو تھی وہ غیرت حور
پر کہا ملنے کا اوس نے یہ دستور

پنجشنبہ کو جاتی تھی درگاہ
وہان سے آتی تھی میرے گھر وہ ماہ

عیش ہونے لگے مزے اُنکے
اتفاق ایسا پھر ہوا ناگاہ ∴
قطع سب ہو گئے پیام سلام
طبع کو ہو گئی پریشانی ∴

غیر جلنے لگے یہ سُن سُن کے
دو مہینے تلک نہ آئی وہ ماہ
نہ رہی شکل راحت و آرام
عقل کو تھی عجیب حیرانی

دلکو تشویش تھی یہ حد سے زیادہ
تھی نہ مجھسے یہان کسی کی لاگ
دلمین اسکے یہ کسنے بل ڈالا
کچھہ تو ایسا ہوا ہے افسانہ
نہین معلوم کیا پڑی افتاد
کون ایسا ہے جائے گھر اسکے
کیون نہ بیزار ہون نہین جینے سے

دفعتاً پڑ گئی یہ کیا افتاد
کس نے اسطرح کی لگائی آگ
جو میرے عیش مین خلل ڈالا
جو یہان تک نہ ہو سکا آنا
جو فراموش کی ہماری یاد
کسکو بھیجون مکان پر اسکے
نہین دیکھا ہے دو مہینے سے

جان آنکھوں میں کھچ کے آئی ہے | اب نہیں طاقت جدائی ہے
کر لیا ہو سکا جہاں تک صبر | اب کہو دل کرے کہاں تک صبر
دو مہینے نہ دیکھے جب گل کو | چین کس طرح آئے بلبل کو
رات کس طرح پھر گذاری جائے | کس طرح دل کی بیقراری جائے
طبع کس طرح پھر بہل جائے | جسم سے روح جب نکل جائے
آئی لونڈی اتنے میں ناگاہ | اس بہانے سے آئی وہ درگاہ
بسکہ مرتی تھی نام پر میرے | چھپکے آئی وہاں سے گھر میرے
تھی جو فرصت نہ اشکباری سے | اتری روتی ہوئی سواری سے
پھر لپٹ کر گلے میرے یکبار | حال کرنے لگی وہ یوں اظہار

وصیت نامہ دختر سوداگر

اقربا میرے ہو گئے آگاہ | تم سے ملنے کی اب نہیں کوئی راہ
مشورے ہو رہے ہیں آپس میں | بھیجتے ہیں سب مجھے بنارس میں

وہ چھٹے ہم سے جسکو پیار کریں | جبر کیونکر یہ اختیار کریں
گو ٹھکانے نہیں ستے ہوش و حواس | پر یہ کہنے آئی ہون تیرے پاس

دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ اور آخری وصیت

جائے عبرت سرائے فانی ہے | مورد مرگ نوجوانی ہے
اونچے اونچے مکاں تھے جن کے | آج وہ تنگ گور میں ہیں پڑے
کل جہاں پر شگوفہ و گل تھے | آج دیکھا تو خار بالکل تھے
جس چمن میں تھا بلبلوں کا ہجوم | آج اُسجا ہے آشیانہ بوم
بات کل کی ہے نوجواں تھے جو | صاحب نوبت و نشاں تھے جو
آج خود ہیں نہ ہی مکاں باقی | نام کو بھی نہیں نشاں باقی
غیرت حور مہ جبیں نہ رہے | ہیں مکاں گر تو وہ مکیں نہ رہے
جو کہ تھے بادشاہ ہفت اقلیم | ہوئے جا جا کے زیر خاک مقیم
کوئی لیتا نہیں اب اُسکا نام | کونسی گور میں گیا بہرام
اب نہ رستم نہ سام باقی ہی | اک فقط نام ہی نام باقی ہے
کل جو رکھتے تھے اپنے فرقیہ تاج | آج ہیں فاتحہ کو وہ محتاج
تھے جو خود سر جہان مین مشہور | خاک مین ملگیا سب اونکا غرور
عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے | نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے
گردش چرخ سے ہلاک ہوئے | استخوان تک بھی انکے خاک ہوئے
تھے جو مشہور قیصر و فغفور | باقی اونکا نہین نشان قبور
تاج مین جنکے چمکتے تھے گوہر | ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسۂ سر
رشک یوسف جو تھے جہانمین حسین | کھا گئے انکو آسمان و زمین ::

ہر گھڑی منقلب زمانہ ہے
یہی دنیا کا کارخانہ ہے

ہے نہ شیرین نہ کوہکن کا پتہ
نہ کسی جا ہے نل دمن کا پتہ

بوئے یوسف تمام پھیلی ہے
باقی اب قیس ہے نہ لیلی ہے

صبح کو طائران خوش الحان
پڑھتے ہین کل من علیہا فان

موت سے کسکو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

زندگی بے ثبات ہے آئین
موت عین حیات ہے اسمین

ہم بھی گر جان دیدین کھاکر سم
تم نہ رونا ہمارے سر کی قسم

دلکو ہم جولیون مین بہلانا
یا میری قبر پر چلے آنا

جا کے رہنا نہ اس مکانسے دور
ہم جو مرجائین تیری جان سے دور

روح بھٹکے گی گر نہ پائے گی
ڈھونڈتے ہنے کس طرف کو جائیگی

رو کے رہنا بہت طبیعت کو
یاد رکھنا میری وصیت کو ہنوز

ضبط کرنا اگر ملال رہے
میری رسوائی کا خیال رہے

میرے مرنے کی جب خبر پانا
یون نہ دوڑے ہوئے چلے آنا

جمع ہو لین سب اقربا جسدم
رکھنا او سوقت تم وہان پہ قدم

کہہ دیتی ہون جی نہ کھونا تم
ساتھہ تابوت کے نہ رونا تم

ہوگئے تم اگرچہ سودائی
دور پہونچیگی میری رسوائی

لاکھہ تم کچھ کہو نہ مانین گے
لوگ عاشق ہمارا جانین گے

طعنہ زن ہونگے سب غریب و امیر
قبر پر بیٹھنا نہ ہوکے فقیر

سامنا ہو ہزار آفت کا
پاس رکھنا ہماری عزت کا

جب جنازہ میرا عزیز اٹھائین
میری منت پہ دھیان رکھئے گا
تذکرہ کچھ نہ کیجئے گا مرا :
اشک آنکھون سے مت بہائیگا
آپ کا ندھا نہ دیجئے گا مجھے
رنگ دلکے بدل نہ جائین کہین
ساتھہ چلنا نہ سر کے بال کھلے
ہوتے آتش کے ہین یہ پرکالے
ہو بیان گر کسی جگہہ مرا حال :
ذکر سنکر مرا نہ رو دینا
رنج فرقت مرا اٹھا لینا
ہوگا کچھہ میری یاد سے نہ حصول
رنج کرنا نہ میرا مین قربان
دے نہ اسکو خدا کبھی کوئی درد
دلمین کڑھنا نہ مجھہ سے چھوٹکے تو
آکے رو لینا میری قبر کے پاس
آنسو چپکے سے دو بہا لینا
اگر آجائے کچھہ طبیعت پر :
غنچہ دل مرا کھلا جانا

آپ سبھی وہان نہ اشک بہائین
بند اپنی زبان رکھئے گا :
نام منہ سے نہ لیجئے گا مرا
ساتھہ غیرون کی طرح جائیگا
سب مین رسوا نہ کیجئے گا مجھے
منہ سے نالے نکل نہ جائے کہین
تا کسی شخص پر نہ حال کھلے
تاڑ جاتے ہین تاڑنے والے
تم نہ کرنا کچھہ اسطرف کو خیال
میری عزت نہ یون ڈبو دینا
آنچ کسی اور جب لگا لینا :
دلکو کر لینا اور سے مشغول
سنلو گر اپنی جان ہے تو جہان
ہوتا نازک کمال ہے دل مرد
جان دینا نہ گھونٹ گھونٹ کے تو
تا نکلجائے تیرے دلکی بھڑاس
قبر میری سے گلے لگا لینا
پڑھنا قرآن میری تربت پر
پھول تربت پہ دو چڑھا جانا

روکے کرنا نہ اپنا حال زبون ‏ ‏ تا نہ ہو جائے دشمنون کا خون

دیکھئے کسطرح پڑے گی کل ‏ ‏ سخت ہوتی ہے منزل اول

میرے مرقد پہ روز آنا تم ‏ ‏ فاتحہ سے نہ ہاتھ اُٹھانا تم

ہے یہ حاصل سب اتنی باتونسے ‏ ‏ مٹی دینا تم اپنے ہاتھون سے

عمر بھر کون کسکو روتا ہے ‏ ‏ کون صاحب کسی کا ہوتا ہے

کبھی آجائے گر ہمارا دہیان ‏ ‏ جاننا ہمیہ ہو گئی قربان

دلمین کچھ آپنے دیجیئے نہ ملال ‏ ‏ خواب دیکھا تھا کیجیئے یہ خیال

رنج و راحت جہانمین ہمدم ہے ‏ ‏ کبھی شادی ہے اور کبھی غم ہے

ہے کسی جا پہ جشن شام و پگاہ ‏ ‏ ہے کسی جا صدائے نالہ و آہ

مرگ کا کسکو انتظار نہین ‏ ‏ زندگی کا کچھ اعتبار نہین

پھر ملاقات دیکھین ہو کہ نہ ہو ‏ ‏ آج دل کھول کر گلے مل لو

خوب سا آج دیکھ بھال لو تم ‏ ‏ دل کی سب حسرتین نکال لو تم

آؤ اچھی طرح سے کر لو پیار ‏ ‏ کہ نکلجائے کچھ تو دل کا بخار

دلمین باقی رہے نہ کچھ ارمان ‏ ‏ خوب مل لو گلے سے مین قربان

حشر تک ہوگی پھر یہ بات کہان ‏ ‏ ہم کہان تم کہان یہ رات کہان

کہلو سنلو جو کچھ کہ جی مین آئے ‏ ‏ پھر خدا جانے کیا نصیب دکھائے

دل کو اپنے کرو ملول نہین ‏ ‏ رونے دھونے سے کچھ حصول نہین

ہمکو گاڑ ہی جو اپنے دلکو دکھائے ‏ ‏ ہمکو ہی کرے جو اشک بہائے

عمر تم کو تو ہے ابھی کھیلنا ‏ ‏ دن بہت سے پڑے ہین رو لینا

باہین دونون گلے مین ڈال لو آج
پھر خدا جانے کیا مشیت ہے

کسکو کل بیٹھکر کروگے پیار
کل گلے سے کسے لگاؤگے
حال کس کا سناؤگی آکر
ہم تو اٹھتے ہین اس مکان سے کل
یاد اتنی تمہین دلاتے جائین
ہوچکا آج جو کہ تھا ہونا ؞
خاک مین ملتی ہے یہ صورت عیش
دیکھ لو آج ہمکو جی بھر کے
ختم ہوتی ہے زندگانی آج
چپ رہو کیون عبث ہی روتے ہو
سمجھو اسکو شب برات کی رات
چین دلکو نہ آئیگا تجھ بن
اب تم اتنی دعا کرو مری جان
پھل اٹھایا نہ زندگانی کا ؞
دلمین لیکر تمہاری یاد چلے
کہتی ہے بار بار ہمت عشق
چارپائی پہ کون پڑ کے مرے

جو جو ارمان ہے نکال لو آج
اتنی صحبت بہت غنیمت ہے

کسکی لوگے بلائین تم ہر بار
یون کسے گود مین بٹھاؤگے
کسکی ماما بلائیگی آکر
اب تو جلتے ہین اس جہان سے کل
پان کل کے لئے لگاتے جائین
کل بسائین گے قبر کا کونا
پھر کہان ہم کہان یہ صورت عیش
کوئی آتا نہین ہے پھر مر کے
خاک مین ملتی ہے جوانی آج
مفت کا ہمکو جان کھوتے ہو
ہم ہین مہمان تمہارے رات کی رات
اب کے بچھڑے ملین گے حشر کے دن
کل کی مشکل خدا کرے آسان
نہ ملا کچھ مزا جوانی کا ؞
باغ عالم سے نامراد چلے
ہے یہی مقتضائے غیرت عشق
کون یون ایڑیان رگڑ کے مرے

عشق کا نام کیون ڈبو جائین
جب تلک چرخ بے مدار رہے

بولی گھبرا کے پھر ٹھہر مری جان
حسرت دل نگوڑی باقی ہے

پھر کہاں ہم کہاں یہ صحبت یار
ڈالدو پھر گلے مین ہاتھون کو

گود مین اپنی پھر بٹھالو جان
پھر مرے سر پہ رکھدے سر اپنا

آج ہی جان کیون نہ کھو جائین
یہ فسانہ بھی یادگار رہے

کچھ سنا بھی کہ کیا بجا اس آن
اور یہان رات تھوڑی باقی ہے

کرلو پھر ہمکو بھینچ بھینچ کے پیار
پھر گلوری چبا کے منہ مین دو

پھر گلے سے ہمین لگالو جان
گال پر گال رکھدے پھر اپنا

پھر اسیطرح منہ سے منہ کو تو
لہر پھیر تیڑہ رہی ہے گالون کی
پھر ہم اُٹھنے لگین ہٹھا لو تم
پھر لبونکو چبا کے بات کرو
پھر بلائین تمہاری یار لین ہم
رو نہ اس طرح سے تو زار و نزار
آپ اچھے بھلے بچھڑ جائین
کاٹ لے کوئی دہڑ سے سر میرا
مین دل و جان سے ہون فدا تیرا
اب تو کیون ٹھنڈی سانس بھرتا ہے
مین ابھی تو نہین گئی ہون مر
اس قدر ہو رہا ہے کیون غمگین
کر نہ رو رو کے اپنا حال زبون
اشک بہتے ہین ناگوار ترے
ایسے قصے ہزار ہوتے ہین
یون نہ آنسو تو اب بہا اپنے
رنج سے تیر کچہ اوداس نہو
تم تو اتنے مین ہو گئے رنجور
اسی غم نے تو مجھکو مارا ہے

پھر وہی باتین پیار کی کر لو
بو سونگھا دو تم اپنے بالون کی
پھر بگڑ جائین ہم منا لو تم
پھر ذرا مسکرا کے بات کرو
آؤ پھر تیرے سر اُتار لین ہم
دشمنون کو کہین چڑھے نہ بخار
اور لینے کے دینے پڑ جائین
بال بیکا نہ ہو مگر تیرا
لیکے مر جاؤن مین بلا تیری
کیون لنا سر سے دے کے ٹکر سے کرتا ہے
کیون سجہائی ہین آنکھین رو رو کر
کیون مٹاتا ہے اپنی جان حزین
ارے ظالم ابھی تو جیتی ہون
تو نہ رو ہو گئی نثار ترے
یون کہین مردوے بھی ارے روتے ہین
دلکو مضبوط رکھہ ذرا اپنے
یون تو لد بدحواس نہو
تھک گئے اور ابھی ہی منزل دور
صدمہ تیرا نہین گوارا ہے

اپنے مرنے کا کچھہ نہین ہے الم
جان ہم نے تو اسطرح کھوئی
آکے سمجھائیگا بجھائیگا کون
کون روکے گا اس طبیعت کو
گو کہ بیجا ترا ہے اسقدر نہین
مین کہان ہون جو ساتھہ دون تیرا
یون تسلی تری کریگا کون
کون یون خوش کریگا دل تیرا
دل لگے گا نہ ساتھہ مین اسکا
پر مین اب اسکو کیا کرون کمبخت
گو کہ عشق مین رو سیاہ چلی
جی کو تم پر فدا کیا مین نے
بولی پھر زانو پہ مار کے ہاتھہ
یون جون گھڑیالدان بجاتا ہے
یون تو کوئی ... غم مین گرفتہ
کچھہ عجب ہو رہا ہے تجا نکا طور
آنسو آنکھون مین بھر بھر آتے ہین
دلکو سمجھاتی ہون مین بہتیرا
گو تو بیٹھا ہوا ہے پاس مرے

دل مین پھر نقطہ ہے اسکا غم
کون تیری کریگا دلجوئی
اسطرح سے گلے لگائیگا کون
کس سے کہہ جاؤن اس طبیعت کو
کوئی دلسوز بھی تو پاس نہین
ہاتھہ مین کس کے ہاتھہ دون تیرا
میری صورت بھلا مریگا کون
دل ہے اس غم سے منفعل تیرا
دل سے لیے رہنا ہاتھہ مین اس کا
آسمان دور ہے زمین ہے سخت
گمر اپنے سمتی مین بناد جیسے چلی
حق وفا کا ادا کیا مین نے
نہین معلوم کتنی ہے اب رات
جی مرا ان سے نہ پایا جاتا ہے
پھولے جاتے ہین ہاتھہ پاؤن مرے
کھتی کچھہ ہون نکلتا ہے کچھہ اور
دست و پا سارے تھرتھراتے ہین
پر سنبھلتا نہین ہے جی میرا
پر ٹھکانے نہین حواس مرے

پرورش آ[illegible]
[illegible] ہیں

ہیش یوں فرقت حبیب نہ ہو
کسی دشمن کو بھی نصیب نہ ہو

دوسرا اب یہ اور ماتم ہے
سانگ باقی بہت ہیں شب کم ہے

خاک تسکین جان زار کریں
اب وصیت کریں کہ پیار کریں

جواب عاشق

سن کے میں نے دیا یہ اسکو جواب
میرے دلکو بس اب کرو نہ کباب

تم تو یوں اپنی جان دو مرجان
میں وصیت سنوں خدا کی شان

دل سے اپنے ذرا یہ رکھنا دور
کون کمبخت یہ کرے گا اسور

مجھسے یہ دن تو کبریا نہ کرے
تم مرو مین جیون خدا نہ کرے

جان دیدو گی تم جو کہا کر سم
مین بھی مرجاؤنگا خدا کی قسم ؛؛

جو یہ دیکھے گا خوب روئیگا
آگے پیچھے جنازہ ہوویگا ؛؛

اک ذرا غیر سے تو کہو یہ حال
جی مین کیا آیا آپ کے یہ خیال

دل ہی دل مین الم اٹھاتی ہو
جان دیتی ہو زہر کہاتی ہو ؛؛

پہونچا مانباپ سے اگر ہے الم
اس کا کرنا نہ چاہیے تمہین غم

جو کے ہوتے ہین قوم کا اشراف
وہ بھی کرتے ہین قصور معاف

کچھ تمہین پر نہین ہے یہ افتاد
سب کے مانباپ ہوتے ہین جلاد

صدمہ ہر اک پہ یہ گذرتا ہے
زہر کھا کھا کے کوئی مرتا ہے

شکوہ مانباپ کا تو ناحق ہے
اونکا اولاد پر بڑا حق ہے

ہون جو ناراض یہ قیامت ہے
اونکے قدمونکے نیچے جنت ہے

تم تو نام خدا سے ہو دانا ؛؛
ایسا رتبہ نہ ان کا پہچانا ؛؛

کیا بھروسہ حیات کا انکی
ہوش رہتے نہین ہین اس غم کے
اتنی سی بات کا غبار ہے کیا
غور سے کیجئے جو لین خیال
سُن کے اوسنے دیا یہ مجھکو جواب
سمجھا ایسی زندگی کو سدا غم
کھینچتی ہون وہ جینے سے
خون دل کھا تلک سہے کوئی
نوع انسان سے بے حمیت ہو
ایسے وہ کس طرح بشر سے اچھے
وہ ہے جسکو ایسی عادت ہے
پھر مرے جیتے جی نہ پھر بخدا
کون سا پڑ گیا ہے رنج و محن
تم نے جی دینے کی جو کی تدبیر
اوسیا مت جہان رہ میری جان
واسطے میرے اپنا دل نہ کڑھا
ہے یہی لطف زندگانی کا ؛
چار دن ہے یہ نالہ و فریاد
لطف دنیا کے جب اٹھاؤگے

نہ مرا تا تو بات کا اون کی
یہ تو مہمان ہین کوئی دن کے
اونکے کہنے کا اعتبار ہے کیا
انکا غصہ نہین ہے جائے ملال
ستے دیکھی نہین ہے چشم عتاب
منہ پر آسکے نہ تنے کبھی یہ کلام
تو سنتا بہتر ہے ایسے جینے سے
سمجھا سکے کیا سمجھے کوئی ؛
آدمی کیا نہ جسکو غیرت ہو
منہ سنا ہو کبھی جو ہونول سے
اس مین کیا اپنی اپنی غیرت ہے
اپنے مرنے کا ذکر منہ پر نہ لا
جان کیون دیتی آپ دشمن
حشر کے روز ہونگی دامن گیر
نکلے ماں باپ کا تیرے ارمان
چاند سی بہو گھر مین بیاہ کے لا
دیکھ سکھ اپنی نوجوانی کا ؛
عمر بھر کون کسکو کرتا ہے یاد
ہمکو دو دن مین بھول جاؤ گے

تھا یہی ذکر جو بجا گھڑیال
ہوگیا فرطِ غم سے چہرہ زرد
مُردنی رُخ پہ چھا گئی اوس کے
دلمیں گزرا جو اوسکے صبح کا شک
ٹھنڈی جس دم چلی نسیمِ سحر
اتنے میں صبح کی بجی ورد کی
ہوگئے ثابت جو صبح کے آثار
بید کی طرح جسم تھرایا
باتیں کرتی جو تھی سو بھول گئی
بولی گھبرا کے اس سے رہیو گواہ
اب فقط یہ ہے خون بہا میرا
کہکے پھر یہ چمٹ گئی یکبار
سر سے لیکر بپائین تا بہ قدم
آگ لگجائے وہ گھڑی کمبخت
پھر یہ بولی وہ پونچھ کر آنسو
آزمائی تھی تجھکو گستی تھی
کہکے یہ بات ہوگئی وہ سوار
آتش غم بھڑک گئی دونی
یاد آتی تھی جب وصیت یار

سنتے ہی اُسکے ہوگئی بے حال
دست و پا تھرتھرا کے ہوگئے سرد
دلمیں وحشت سما گئی اُسکے
ہوئی استادہ آکے زیرِ فلک
ہوگیا حال اور بھی ابتر
دونی چہرہ کی ہوگئی زردی
ہوگئی اور اوسکی حالت زار
سر سے لے پاؤن تک عرق آیا
دم لگا چڑھنے سانس پھول گیا
اور کہا لا الٰہ الا اللہ
بخشدیجئے کہا سنا میرا
اور کیا خوب پیچ پیچ کے پیار
بولی تمپر نثار ہوتے ہیں ہم
بام پر آئی تھی مین کوسنے دست
میرے سر کی قسم نہ کڑھیو تو
مین ترے چھیڑنے کو ہنسی تھی
یہان بندھا آنسوؤں کا چشم سے تار
طپش قلب نے کی افزونی
وہم لاتا مٹا دل ہزار ہزار

تھی مصیبت [illegible] — [illegible]

ولین سکے کہنے کا اوسکے تھا جو ملال — آتے تھے ذہن مین عجب خیال

کون روئے گا جا کے گھر بیٹھے — جو کہا ہے وہی نہ کر بیٹھے

ہر گھڑی تھا جو اضطراب فزون — چپکا روتا تھا بیٹھا مین محزون

کہ اُٹھا ایک سمت سے وہ غل — ہوش جس سے کہ اڑ گئے بالکل

شعلہ اک آگ کا بھڑکنے لگا — مثل بسمل کے دل تڑپنے لگا

یون تو گذرے تھے دوپہر روتے — اور ہاتھونکے اڑ گئے طوطے

ہو گیا دل کو اس طرح کا ہراس — آئے سو سو طرح کے وسواس

کہا اک دوست سے کہ تم جا کر — جلد اس شور وغل کی لاؤ خبر

روتے [illegible] نفس [illegible]
یون جو یہ اپنی جان کھوتے ہین
کیا ہوا اونپہ صدمۂ جانکاہ ::
دوڑے آخر ادہر سیرے احباب
کیا اسطرح آکے مجھسے بیان
باغ کے پاس جو بنا ہے گھر
یون تو اک شور راہ بہر مین ہے
صاف کھلتا نہین ہے یہ اسرار
پر یہ ہوتا ہے عقل سے ادراک
کچھ نہ کچھ تو ہے ایسی اب روداد
نہین برپا یہ بے سبب ماتم
ہر بشر ہو رہا ہے دیوانہ
نہین قابو مین ہے کسی کا دل
نہین دیتا سنائی کچھ بالکل
تھمتا یکدم بہی وہان خروش نہین
روتے جس درد سے ہین وہ اسقدر
کہہ گئی تہی جو وہ کہ کہاؤن گی زہر
گو حیا سے نہ اوس کا نام لیا
دوستون نے جو دیکھی یہ صورت

[illegible] گیا [illegible] کوئی ::
کون ہین کس لئے یہ روتے ہین
یہ جو کرتے ہین ایسے نالہ و آہ
لیکر آئے خبر وہان سے شتاب
کہ یہان سے ہے اک قریب مکان
وہان فروکش ہین ایک سوداگر
پر یہ آفت اونہین کے گہر مین ہے
مر گیا کوئی یا کہ ہے بیمار
کہ نہین بے سبب اڑاتے خاک
کہ یہ ہے شور نالہ و فریاد
ہے نکلتا کسی جوان کا دم
کوئی مرتا ہے صاحب خانہ
پیٹتے سر ہین صاحبان محل
ہے فقط ایک ہائے ہائے کا غل
کس سے پوچھین کسی مین ہوش نہین
دیکھا جاتا نہین خدا کی قسم
مین یہ سمجھا کہ ہو گیا وہی قہر
دونون ہاتھون سے دلکو تھام لیا
بولے اسطرح از رہ الفت

حالِ دل یوں تمہارا کیسا ہے / [illegible] کیا ہے [illegible]

بے سبب کس لیے ہوئے ہو اداس / اُڑ گئے کیوں تمہارے ہوش و حواس

کونسی آفت آ گئی اسلام / مردنی منہ پہ چھا گئی اسلام

کیا ہے جو اتنے بیقرار ہو اب / کوئی مر جائے اس سے کیا مطلب

ایسی حالت جو پیچ و تاب کی ہے / تم کو کیا وجہ اضطراب کی ہے

شہر میں لوگ روز مرتے ہیں / خفقان اسکا کوئی بھی کرتے ہیں

فکر کرتا ہے اسطرح کی زبون / یوں ہی ہو جاتا ہے بشر مجنون

اسکے ماں باپ کیا کہیں گے بتاؤ / ہوش پکڑو ذرا حواس میں آؤ

تم کو کیا ہے جو جان کھوتے ہو / بے سبب آپ ہی آپ روتے ہو

سو رہے ہو ملول کس غم سے / حال دل کا تو کچھ کہو ہم سے

طعنہ آمیز دوستوں کے بیاں / ہوئے معلوم نشتر رگِ جان

نہ دیا اونکو مارے غم کے جواب / ڈھانپ کر منہ کیا بہانۂ خواب

اٹھ گئے دوست آشنا جس دم / اوٹھکر منہ کو چھپکے اٹھے ہم

حال دل سینہ میں ہوا جو تباہ / بیٹھا کرتے تھے آن کر سر راہ

دیکھا برپا ہے ایک حشر کا غل / بھیڑ سے بند راہ ہے بالکل

اسطرف سے جو لوگ آتے ہیں / یہی آپس میں کہتے جاتے ہیں

دختر کے غم میں والدین کی پریشانی کا منظر

حال اُنکا بھی جائے رقت ہے / داغ اولاد کا قیامت ہے

نوچ ڈالے ہیں سارے سر کے بال / کیا پریشان ہے والدین کا حال

آفت تازہ سر پہ ہے آئی / بک رہے ہیں مثالِ سودائی

دہیان اوسکی طرف جو جاتا ہے
کرکے منہ کو کلیجہ آتا ہے

جو کہ تہے اوعنین صاحب اولاد
حال ابتر تہا اونکا حد سے زیاد

کہتے تہے کوٹ کر سر و سینہ
کیون نہ دشوار اونکو ہو جینا

مرگ اولاد کا وہ ماتم ہے
رنج و غم جسقدر کرین کم ہے

کوئی کہتا تہا کیسی آفت ہے
نوجوان مرنا بہی قیامت ہے

یون تو ہے سبکو بس زمانہ مرگ
نہ مرے پر کوئی جوانہ مرگ

کوئی بولا کہ ہے سبہی کو ملال
دیکہا جاتا نہین ہے باپکا حال

آتش غم سے دل ہوا ہے کباب
ہے تپان شکل ماہی بے تاب

چشمہ جاری ہے چشم گریان کا
ہوش باقی نہین تن و جان کا

نہین دم بہر کسیکو وان آرام
دیکہنے والے رو رہے ہین تمام

پہوڑ ڈالے ہین سب نے سر اپنے
سر و پا کی نہین خبر اپنے

سبنے لقمال جان کہوتے ہین
سارے دوکاندار روتے ہین

حال دیکہا جو سینے یہ اوٹہکر
ہل گیا سینہ مین دل مضطر

نہ رہی تاب رنج کے مارے
لگے تہرانے دست و پا سارے

بحر الفت نے دلمین مارا جوش
گر پڑا ہو کے خاک پر بیہوش

عشق کی تہی جو دل کو بیماری
غش کا عالم سا ہو گیا طاری

دو گہڑی بعد پہر جو آیا ہوش
دیکہا برپا عجب ہی جوش و خروش

معشوق کے جنازے کا نظارہ

آگے آگے ہے کچھ جلوس رواں
سر کہلے پیچہے کچھ ہیں پیر و جواں

سن رسیدہ ہیں عورتیں کچھ ساتھ
سینہ و سر پہ مارتی ہیں ہاتھ

کوئی ماما ہے کوئی دائی ہے
کوئی انا کوئی کھلائی ہے

جب وہ بھرتی ہے غم سے آہ سرد
سننے والونکے دلمین ہوتا ہے درد

ہوتا غیروں کو ہے ملال اونکا
دیکھا جاتا نہین ہے حال اونکا

کچھہ بیان ایسے ہوتے جاتے ہین
راستے والے روتے جاتے ہین

اوسکے پیچھے پھر اوسپہ کی جو نگاہ
کہ نہ دیکھے بشر معاذ اللہ

شامیانہ نیا زری کا ہے
نیچے تابوت اوس پری کا ہے

سہرا او سہر بندھا ہے اک زرتار
جیسے گلشن کی آخری ہو بہار

تھی پڑی اوسپہ ایک چادر گل
جس سے خوشبو نکلتی تھی بالکل

عود سوز آگے آگے روشن تھے
مرگئی پھر بھی لاکھہ جوبن تھے

بھیڑ تابوت کی تھی ایسی ساتھہ
جیسے آئی کوئی دلہن کی برات

سب وضیع و شریف تھے ہمراہ
بھیڑ تھی اسقدر کہ بند تھی راہ

ساتھ تھے خویش و اقربا سب کے ۔۔۔ رو رو کہتی تھی غریب بیچاری

پیچھے پیچھے تھا سب کے سوداگر ۔۔۔ ہو پریشان اداس خاک بسر

آگے آگے جنازہ جاتا تھا ۔۔۔ غش او دست سر قدم پہ آتا تھا

ہاتھ تھا سب سے تھے اقربا ساری ۔۔۔ تا کسی جا پہ پھر نہ دے مارے

حال اسد رجہ ہو رہا ہی زبون ۔۔۔ بہتا جاتا ہے سر کے زخم سے خون

سب امیر و فقیر روتے تھے ۔۔۔ دیکھکر راہ گیر روتے تھے

پیچھے سب کے نفس مین تھی ہاو ۔۔۔ کہتی جاتی تھی اس طرح رو کر

تیری میت پہ ہو گئی مین نثار ۔۔۔ کم سخن ہائے میری حسرت دار

دل پہ جو گذری کچھ بیان نہ کی ۔۔۔ کچھ وصیت بھی میری جان نہ کی

کچھ سنین ماں کی اب خبر تمکو ۔۔۔ کسکی یہ کھا گئی نظر تمکو

دل ضعیف مین میرا توڑ گئین ۔۔۔ بیٹا اس ماں کو کس پہ چھوڑ گئین

تازہ پیدا جگر کا داغ ہوا ۔۔۔ گھر مرا آج بے چراغ ہوا

دلکو ہاتھو سے کوئی ملتا ہے ۔۔۔ جی سنبھالے نہین سنبھلتا ہے

زہر دیدے کوئی مین کھا جاؤن ۔۔۔ یا زمین شق ہو مین سما جاؤن

داغ تیرا جگر جلاتا ہے ۔۔۔ چاند سا مکھڑا یاد آتا ہے

مٹ گیا لطف زندگانی کا ۔۔۔ دل کو غم ہے تری جوانی کا

بیاہ تیرا رچانے پائی نہ مین ۔۔۔ کوئی منت بڑھانے پائی نہ مین

تیری صورت کے ہو گئی قربان ۔۔۔ چلین دنیا سے کیسی پُر ارمان

ہوئین کس بات پر خفا بولو ۔۔۔ امان داری ذرا جواب تو دو

بولتی کیوں نہیں پکار کے ہے
کیا قضا نے جگر پہ داغ دیا

اب ہنسوگی میں کس بہار کے لیے
آج گھر یہ اسے بے چراغ کیا

نکلا مانباپ کا نہ کچھ ارمان
ایسی کیون ماں سے ہوگئیں بیزار
نہ جیونگی ترے فراق میں ہائے
کس مصیبت میں پڑگئی بیٹا
عمر کتنی تھی ایسے صدمہ میں
سنکے اسطرح اونکی ماں کے بین
تھی وصیت جو اس پری کی یاد
گو یہ طاقت نہ تھی کہ چلتا راہ
پیچھے ان سبکے جو رواں تھا میں
گھٹ تڑپتا تھا صورت بسمل

ہائے بیٹی نہ تم چڑھی پروان
لین نہ خدمت بھی پڑہ سکے کچھ بیمار
دل تڑپتا ہے آنکھیں ڈہونڈتی ہیں
کوکھ میری اُجڑ گئی بیٹا
ٹھوکریں تھیں بدی بڑہاپے میں
اور سینہ میں دل ہوا بیچین
سب کے پیچھے میں ہولیا ناشاد
لیچلا جذب عشق پر ہمراہ
صورت گرد کاروان تھا میں
بیٹھ جاتا تھا گاہ تھام کے دل

[illegible] جوں جوں [illegible]
مرغ بسمل کی میری صورت تھی
الغرض پہنچا ساتھ اونکے وہاں
قبر کھدتی جو واں نظر آئی
دیکھکر یہ جو لوگ رونے لگے
طاقتِ ضبطِ گریہ جب نہ رہی
کہہ کے کیا مر گئی وہ جان تجھے
ہو نہ للہ بیقرار اتنا
دل کو سمجھا کے یہ گیا مین وہان
دل آفت زدہ کو بہلا کر
اشک آنکھونسے گو نہ بہتے تھے
حال چہرے کا آج کیسا ہے؟
لال آنکھین ہین تمتمائے ہین گال
منہ پہ اک مردنی سی چھائی ہے
بولا مین اور کچھ نہین ہے بات
اُسپہ بیدل جو آیا مین مجبور
ترک عادت بھی اک عداوت ہے
دل کا شک اسکے سب نکالدیا
غل ہوا اتنے مین سب آتی جائین
سنکے یہ سب گئے وہان احباب

[illegible] بالا
یاں گراداں گرا یہ حالت تھی
دفن کا اسکے تھا مقام جہاں
لاکھ روکا یہ چشم بھر آئی
ٹکڑے ٹکڑے جگر کے ہونے لگے
دل سے مین نے یہ اپنے بات کہی
کچھ وصیت کا بھی ہے دھیان تجھے
ضبط کر دل کو ہو سکے جتنا
جمع سب اونکے اقربا تھے جہان
چپکا بیٹھا مین یکطرف جاکر
لوگ پر دیکھکر یہ کہتے تھے
خیر تو ہے مزاج کیسا ہے؟
وجہ کیا ہے بیان کیجئے حال
چہرے پر چھٹ رہی ہوائی ہے
شبکو سویا نہین مین ساری رات
رنگ چہرہ کا ہو گیا کافور
رات کا جاگنا قیامت ہے
یہی کہہ سنکے اون کو ٹالدیا
فاتحہ پڑھتے جائین جاتے جائین
بخشنا پڑھ پڑھکے فاتحہ کا ثواب

عاشق کی عالمِ تنہائی میں قبر پر آہ و زاری

جبکہ اس سے بھی ہوگئی فرصت — آئے جتنے تھے ہوگئے رخصت
پائی تنہا جو میں نے یار کی قبر — دل کو باقی رہی نہ طاقتِ صبر
تھا جو اُس شمع رو کا پروانہ — دوڑ کر آیا مثلِ دیوانہ
گر پڑا آ کے قبر پر اک بار — اور رونے لگا میں زار و قطار
نہ رہا تھا جو اختیار میں دل — لوٹا تربت پہ صورتِ بسمل

عاشق کی سخت جانی اور مثنوی کا خاتمہ

مرگئی تھی جو مجھ پہ وہ گلفام — زندگی ہوگئی مجھے بھی حرام
دیکھا آنکھوں سے تھا جو ایسا قہر — کھا گیا میں بھی گھر میں آ کے زہر
دو پہر تک تو قے رہی جاری — بعد پھر اوس کے غش ہوا طاری

تین دن تک رہی وہ بیہوشی
ہو گئی جس سے خود فراموشی

تھی غفلت مین پھر یہ دیکھا خواب
کہ یہ کہتی ہے وہ بچشم عتاب

سُن تو ری تو نے زہر کیون کھایا
کچھ وصیت کا بھی نہ پاس آیا

ہوئے خود رفتہ ایسے حد سے زیاد
دو ہی دن مین بھلا دی میری یاد

دل سے میرا بھلا دیا کہنا
ہان یہی چاہیئے تھا کیا کہنا

کہکے یہ جب وہ ہو گئی روپوش
کھل گئی آنکھ آ گیا مجھے ہوش

زہر کا پھر نہ کچھ اثر پایا ؞؞
اک تعجب سا مجھکو یہ آیا

آشنا دوست سب کا تھا یہ بیان
مُردے جی اُٹھے لو خدا کی شان

ہو گیا والدین کا یہ سرور ۔ بڑھ گیا دل کا چین چشم کا نور

اقربا سنکے سب ہوئے دل شاد ۔ آکے دینے لگے مبارکباد

حاصل اتنا تھا اس کہانی سے ۔ ہم رہے بچتے سخت جانی سے

شعر

عشق مین ہمنے یہ کمائی کی
دل دیا غم سے آشنائی کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلے ہے حمد خداوند جہان / جس نے پیدا کیا ہے کون و مکان

پھر لکھوں نعت محمد مصطفیٰ / جن سے ہے ایجاد عالم کی بنا

بعد حمد و نعت ایک قصہ لکھوں / حال اک درویش کا تم سے کہوں

تھا ختن میں بادشاہ کا اک پسر / زہرہ سار خوب رو رشک قمر

شوخ ہو شنگ و آفت ہر جان و دل / مات جس سے ہوں بت چین و چگل

گلشن خوبی میں وہ سرو روان / حسن کے بازار کا نقد گران

شکل کو اوسکے پری بھی نہ حور / قدرت حق نے کیا اسمیں ظہور

جعد مشکین اوسکے نام عنبرین / پھنس رہے اسمیں ہزاروں مہجبین

دیکھکر اوس ماہ رو کو اک فقیر / ہو گیا دام محبت میں اسیر

ہو گیا احوال اس درویش کا
عشق مین لیلیٰ کا جو مجنون کا تھا

جسطرح شیرین پہ غش تھا کوہکن
غم مین یوسف کے زلیخا نعرہ زن

نعرہ زن وہ شہر مین ایسا پھرا
شہرۂ آفاق الفت ہو گیا

عشق جب آیا تو ناموسی کہان
پردہ پوشی اس رنگ نشے مین کہان

عشق و مشک آپہین رہ ہراز زنا
سبنے کہی اور سب سے سنے غماز ہین

عشق کا درویش کے چرچا ہوا
بام سے جب طشت زرین گر پڑا

تھی ہر اک محفل مین انکی گفتگو
جا بجا و کو بکو و سو بسو

خلق نے اسکو بہت کی وعظ و پند
اور کہا اس بات سے کر لب کو بند

کرنہ ہرگز تو نہین افشاے راز
تاب آفت تا نہووے تجہ پہ باز

ہوش مین آ لاف گوئی سے گذر
تا نہ ہو اس راز کی شہ کو خبر

دشمنی تو جان سے اپنی نہ کر
ہے اس افشا مین ترے جی کا خطر

بسکہ وہ درویش زخود رفتہ تہا
سنع سے دو چند عشق اس کا ہوا

عاشق مسکین کو کیونکر صبر ہو
تاب کب آئے دل بیتاب کو

عشق کیا ہوتا ہے جس دلمین ظہور
عقل کوسون بہاگتی ہے اس کے دور

حاسدان نے بہی کیا دانتون کو تیز
عاقبت نے اس کی لی راہ گریز

شاہزادہ پر کیا پایان کار ::
راز غمازون نے اس کا آشکار

اس طرح اسکو دلائی عار و ننگ
جس سے آتش ہو گیا وہ شوخ سنگ

سنکے باتین وہ تند ہوا ایسا
غصہ مین آگ سا بگولا بنا

بے تامل کہدیا جلاد کو
قتل کر اس بیدل ناشاد کو

ہے یہی کردار کی اوسکے سزا
جو مجہے رسوا زمانہ مین کیا

ہو نہ رنگین خون سے جبتک زمین
یاوہ گوئی سے وہ بچنے کا نہین

بسکہ غصہ کا ہوا شہزادہ کو جوش
عذر خواہی سے ہوئی خلقت خموش

آئے سپہ سرہنگ سپہدار و گمیر
لیگئے درویش کو کرکے اسیر

دور تر بستی سے جاکر ایک جا
سر کیا درویش کا تن سے جدا

مرغ بسمل کی طرح تڑپا زمین
خون سے اوسکے ہوگئی رنگین زمین

کچہ بہی اس درویش نے مارا نہ دم
جان دینے مین رہا ثابت قدم

تہا زمین پر قطرہ خون گدا ::
نقش حرف نام پاک دلربا

جو ہوا تسطر زمین پر جا بے نظیر
کر دیا لوح زمین کو اک قلم
چرخ بوقلمون نے اوس دم یہی عجیب
کاٹا جب خنجر سے سر درویش کا
گیند کے مانند سر غلطان ہوا
تہی کھڑی اوس جا پہ جو خلق خدا
ہو گئے قربان گرد اونکے سات بار
خون چکان آخر زمین پر لوٹتا
پیچھے پیچھے خلق باخیل و سپاہ
دیکھکر یہہ طرفہ نادر ماجرا
رفتہ رفتہ پہونچا شہ کے گھر کے پاس
جسمین رہتا تہا وہ زیبا نازنین
بادشاہ سنتے ہی اس احوال کو
یا زبان حال کہتا تہا وہ سر
گیند سا پہرتا تہا جو سر سو لہو
چشم سے عبرت کے شہ نے کی نظر
کچھہ مآل کار دل مین سوچکر
اور کہا اس سر کو ہاتہون پر اٹھا
اس کے سر مین طاقت ہے کسقدر

تہا وہ شہزادہ کا نام دل پذیر
خون سے شہزادہ کا نام اسنے رقم
نقش اک ظاہر کیا ہے اے حبیب
اوس فقیر خستہ دل ریش کا
لوٹتا پہرتا رہا وہ جا بجا
گرد اون کے حلقہ زن وہ سر ہوا
دیکھکر سب کو بچشم اشکبار
شہر کی جانب روان وہ سر ہوا
آگے آگے سر روان با درد و آہ
جو وہان حاضر تہا وہ حیران ہوا
جبکہ خلقت سے اڑی ہوش و حواس
رفتہ رفتہ آخرش پہونچا وہین
آپ آیا سر کے استقبال کو
ہون ہین مشتاق وصال سیمبر
شاہزادہ کی فقط تہی جستجو
اوس فقیر کشتہ سے شہزادہ پر
لایا شہزادہ کو گہر سے پدر
اضطراب اسکا کہین کم ہو ذرا
جذب الفت کا مقرر ہے اثر

برخلافِ طبع جو اُس سے ہوا
تو اگر اس سر کو رو کے گا نہین
عشق کی تاثیر الفت کا اثر ؞؞
کہربا دل سے فدا ہے کاہ پر
دیکھہ حال اے جانِ مقناطیس کا
کوہ مین گر ہو تو مثل چور چھپا
گر صدف کو عشق پانی کا نہو ؞؞
اس جہان کے کام کا سب انتظام
سر کو شہزادہ نے لیکر ہاتھہ پر
بعد اوسکے پہر نہ کی جنبش ذرا
اپنے پاؤن یار کے گہر سے گیا
شاہزادہ نے بعز و احترام
دیکھکر یہ حال وہ جانِ جہان
اپنی اس حرکت سے وہ نادم ہوا
اتنا رویا غم مین اوسکے ماہرو
اشک سے اپنے دیا نالہ بہا
آخرش رومال مین دہر کر وہ سر
پہر وہان اک خانقاہ آسا بنا
لذتِ دنیا کو آخر چہوڑ کر ؞؞

عشق کے ہین کام اوس سے بہی سوا
یہ کسی جا پر نہ ٹہریگا کہین ؞؞
کچھہ نہین سو توت تنہا دقت پر
گر ذرا اوسکی کشش پر تو نظر
کیا ہی اسکا جذب ہے آہن بار
کب بدخشان مین ہو لعل بے بہا
قطرہ قطرہ گوہر یکتا نہ ہو ؞؞
عشق ہی پر منحصر ہے والسلام
اپنے سینہ پر رکہا با چشم تر ؞؞
مقصد قلبی جو تہا حاصل ہوا
آیا سر سے پاس دلبر کے گدا
دفن کا اوسکے کیا پہر اہتمام
اسقدر رویا کہ یا رب الامان
سود کیا جب تیر زہا سے چل گیا
دہو یا آبِ اشک سے سر کا لہو
پہر اوسی پانی سے غسل اسکو دیا
دفن بارے کر دیا بیرونِ در
گردِ مرقد کے مکان دلکشا
بیٹہا اوس مرقد پہ وہ زیبا پسر

سر کیا جب راہ دلبرین فدا
ایک سر کیا ہے ہزارون سر فدا

وصل تب معشوق کا اسکو ہوا
گر کرے دلبر پہ اپنے سر بجا

جان اور تن کو کرے تاراج عقل
تو سمجھ اوسکو کہ ہے معراج عشق